Rasshrul No 69.

مشور محمدی

مشور محمد سے الہی	شایع ہوتا ہے ماہ بماہی	انجیل و زبور پر ہو دایم	صد بار معجز سا دہی
فرمانِ سولانِ سلف سا ختم مرفوع	توقیع خط آیتِ مشور محمد	توریت و ہم انجیل براقا در تجیل	چون گشت علم رایت مشور محمد

نمبر ۹ مطبوعہ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۹۴ ہجری مطابق ۱۱ اپریل سنہ ۷۶ جلد ۶

یہہ پرچہ انجمن خواستگار طریقہ محمدیہ کے جانب سے چھپکر شایع ہوگا جسقدر مبلغ اس پرچہ کی بابت بطور چندہ یا بطور قیمت حاصل ہوگا وہ کسی خاص شخص کے تصرف مین نہ آئیگا بلکہ اسی پرچہ کے جاری رہنے اور ترقی کرنے مین صرف کیا جائیگا یہہ پرچہ دافع ہر چہ مہینے مین تین دفعہ یا پندرہوین پچیسوین کو شایع ہوگا چھپنے کے دوسرے روز خریدارونکی خدمت مین بھیجا جائیگا حضرات ناظرین سے سالانہ قیمت اسکی معہ محصول ڈاک مبلغ ۱ پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جو لوگ اسکے مضامین لکھنے پر مستعد ہونگے انکو بلا قیمت یہہ پرچہ دیا جائیگا جن صاحبونکو اس انجمن سے یا اس پرچہ کے نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ بنگلور کے نام روانہ فرماوین کہ تمام حساب و کتاب انہی کے پاس رہی مقصود اسکے اجرا سے اظہار حقیقت دین اسلام ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کا اندام

سوالات بر عیسایان

عیسائی کہتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کا بیٹا ہی بقول مدعی خدائے یگانہ باپ ٹھہرا تو اسکا بھی کوئی باپ ہوگا پس خدا کے باپ کا کیا نام ہی حضرات عیسائیون کو لازم ہی کہ حضرت باری واحد کا نسب نامہ پیش کرین بعد خدا کا والد ہونا اور عیسیٰ کا مولود ہونا قرار دین

سوال ۲

باپ نے بیٹے کو صلیب پر کھچوا دیا اسمین کیا حکمت تھی آیا باپکو بیٹے کے ساتھ محبت تھی یا بیٹے مین کسی طرح کی لیاقت تھی

سوال ۳

جسطرح ہمارے خدائے یگانہ و قادر کے ہزارہا آثار موجود ہین اور مدام موجود رہین گے حضرت عیسیٰ کے آثار خیر و شر سے کسقدر موجود ہین فقط

راقم سائل محمدی ۲

الجواب

سر ولیم میور صاحب بہادر

کیا غرض وہ صاحب بولے کہ ہمین دفترمین درج کرنا ہی اور تمہارے
نامسے جمع کرنا ہی اوسنے کہا کہ مین ہرگز اپنا نام ظاہر کرنا نہین
چاہتی اسپر بڑا اصرار کیا گیا آخر جب اوسنے نام نہ بتلایا تو
ناچار ارکین انجمن کی یہہ رائے قرار پائی کہ اس ضعیفہ نیک بخت
کا نام اشرف النساء رکھا جاوے جب اسکے نام کنگن جمع کیا
جاوے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا یعنے اسم فرضی اشرف النسا
درج کیا بعدہ پھر معلوم ہی ہوا کہ اوس ضعیفہ شریفہ کا
یہی نام حقیقی دفترمین درج کیا گیا تھا۔ اسیطرح ایک
عورت اور آئی اور ایکہزار روپیہ لاکر انجمن کو تسلیم کیا اسکا
حال جناب سیتہ واحد نا صاحب نے تسمیہ بیان کیا کہ مجھے اس
عورت کا بخوبی حال معلوم ہی کہ اسکے پاس اور روپیہ باکل
نہین رہا راقم سید محمد نظر حسین از امان پور ضلع ایٹہ
ہنگام موجودگی بندہ دربار دہلی خوشی خطاب قیصر ہند
معلوم ہوا کہ بپاس خاطر اہل اسلام ان دو مسجد معہ اونکے
ملحقات مکانات و دوکانات وغیرہ کے دیسرائے
بہادر نے واگذاشت فرمائین چنانچہ ایک مسجد فتح پوری
انمین سے جو کہ زمانہ غدر سے نیلام ہو کر ملحقات اوسکے
ایک ہندو کے قبضہ مین تھے اور پانچ سو روپیہ ماہوار
کرایہ کا اسکو ملتا تھا سرکار نے وہ بھی سب واگذاشت
فرمائی اور اس مشتری نیلام کو حکم ہوا کہ خواہ چالیس ہزار
روپیہ قیمت نیلام جو کر اوسنے داخل سرکار کیا تھا بجنسہ
اپنا واپس لے لے یا اوسکے عوض دوسری زمین اوقاف

برون فصیل شہر جس مقام وہ پسند کرے سرکار عطا
فرماویگی۔ دوسری مسجد زینت المساجد بھی بحصول اس
موہبت عظمیٰ کے کہ اہل اسلام حد سے زیادہ خوش ہوے
کہ ترقی دین محمدی متصور ہی۔
قصبہ امان پور ضلع ایٹہ مین بھی ایک شخص قوم ٹاکر مشرف
باسلام ہوا اور کلام مجید پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے
خداوند کریم اسکی مراد پوری کرے اور سب کو ایسی ہدایت
ہدایت عطا فرماوے فقط سید محمد نظر حسین از امان پور ضلع ایٹہ

پارلمنٹ ترکی کا پہلا اجلاس

قسطنطنیہ ۹ امنہ آج ترکی کی پارلمنٹ کشادہ ہوی جناب
قیصر روم نے تخت حکومت پر جلوس فرمانے کے بعد اپنی
زبان گہرفشان سے یہہ فرمایا کہ نصفت شعاری اور
عدل گستری کو پیش نظر رکھنے اور آئین و قوانین کی
پابندی نہ رہنے کے باعث بتدریج دولت عثمانیہ کا گھٹاؤ ہوتا
بحری فوج اور جنگی جہازات مین ترقی اور افزایش کرنیکے
سبب سے خزانہ خالی ہوگیا اور قرض ترکی کے سود مین
تخفیف کرنے کے باعث سرکار کے اعتبار مین قصور
رہ دیا لیکن اب سرکار ترکی کے قرض خواہون کو
پکی ضمانت دینے کی تجویز ہوی ہے۔
قیصر ممدوح نے سلطنت کے جدید اصلاح اور بندوبست
کا بیان کرنیکے بعد یہہ فرمایا کہ ما بدولت کی یہہ آرزو ہی
کہ مانتی نگرو کے ساتھ صلح و مصالحت کے باب مین ہوا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف ناظم و مہتمم کے اہتمام سے چھپا

۲۶ دسمبر ۱۹۱۰ء کو مقام ایڈنبرا مین سر ولیم میور صاحب نے ایک
اس سبب کی جسکو اخبارات لندن نے مختلف طور پر تحریر کیا ہی
اس سبب کی جسکو اونھون نے نہایت عمدگی سے اس بات کو بیان فرمایا
کہ مسلمانان ہند کو کیا تعلق معاملات روم سے ہی سر ولیم میور
صاحب نے پریسیڈنٹ ڈاکٹر ڈف صاحب سے معاملات
مشرقی کے باب مین ذکر کیا مگر مین نہین چاہتا ہون کہ کسی پولیٹکل
طرز سے یا کسی فریق کے جانب ہوکر ذکر کرون لیکن مین یہہ
بات کہہ سکتا ہون کہ جو حالت مسلمانان ہند کی ہی اوس سے
ایک تشویش کا سبب پیدا ہوسکتا ہی کیونکہ ہماری عملداری
ہندوستان مین ہی اور اسکی نسبت تشویش ہونا چاہئے
جبکہ مین مسلمانان ہند کا ذکر کرتا ہون تو میری خواہش کچھ
مخالفت کی نہین ہی اور نہ مجھکو عداوت ہی بلکہ مسلمانون مین
سے ہندوستان مین میرے بہت سے دوست ہین جنکو
مین وہان ابھی چند روز ہوے کہ چھوڑ کر آیا ہون اور مین
اون مین قریب چالیس برس کے رہا ہون مجھکو مسلمانان ہند
سے دلی محبت ہی اور اکثر اونکے کارخانون کی ترقی مین
مین مستعد رہا ہون چاہتا ہون کہ مسلمانان ہند کی ترقی
روز بروز ہو اور فی الحال تو ہندوستان کے مسلمان
سرکار سے راضی اور فرمانبردار ہین لیکن ای میرے دوستو
جیسا کہ آپ لوگ اپنے مذہب کو عزیز سمجھتے ہو ویسا ہی
مسلمان اپنے مذہب کو عزیز جانتے ہین اور جسطرح پر آجکل
یہہ بات رائج ہی کہ معاملات مشرقی کی نسبت جو لوگ
حقارت سے کہتے ہین کہ اسکا اثر ہندوستان کے مسلمانون

پر کچھ نہوگا اور نہ اور مسلمانون پر جو دنیا مین رہتے ہین
میرے نزدیک ای دوستو اس باب مین غلطی ہوتی ہے
اور حقیقت مین لوگ اس سے واقف نہین ہین کہ کیسی نازک
حالت ہی اور نہ وہ اسبات سی واقف ہین کہ مسلمانون
کی طبیعتین کیسی ہین تمام دنیا کے مسلمان ایک ہین اور ایک
دوسرے سے اونکا برابر تعلق ہے جو لوگ اسکے بالعکس
بیان کرتے ہین وہ شاید وہ سبق بھول گئے ہین جو تواریخ
نے اونکو سکھایا ہی آپ لوگون کو یاد ہوگا کہ ابتداے
تاریخ اسلام مین جبکہ عربون کا زمانہ ابتدائی تھا تو کسطرح
سے وہ بطور ایک شیر کے اپنے مقام سے نکلے اور مثل
شیر کے تمام دنیا کو اپنا شکار کیا اور یہہ فتوحات تھوڑے
سے زمانہ مین ہوے جن جن مقامون پر عیسائیون کی
آبادی تھی اسکو تباہ کیا یہہ کارروائی ایشیا سے افریقہ
تک ہوی بلکہ یہہ کہنا چاہئے کہ سمرقند سے لگاکر بحر اطلانتک
تک ہوئی اوس زمانے مین جو ملک عیسائیون کے تھے
وہ تباہی مین پڑ گئے اور آجکل یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ
اسلام اب ضعیف ہوگیا ہی شاید ایسا ہو لیکن اکثر
شکاریون نے یہہ بات سنی ہی کہ گو شیر بدمعاش ہو جاے
مگر جبکہ زخم اسکے جسم پر آتا ہی تو مرتا ہی کیون نہو لیکن اگر
اوسکے پاس کوئی جانور پہنچتا ہے تو ایسی دقون مارکر حملہ
کرتا ہے کہ شکاری پریشان ہو جاتا ہی پس جب لوگ
یہہ کہتے ہین کہ اسلام کمزور ہوگیا ہے تو مجھکو یہہ تقریر
پسند نہین آتی ہی لون لوگون کو مناسب ہی کہ بادشور

کامل کے ایسی گفتگو کیا کرین جبکہ بلا غور کے ایسی باتین لوگ کرینگے تو موجب برائی کا پیدا ہوگا میری اس تقریر سے یہہ غرض نہین ہے کہ انصاف کو ترک کیا جاوے اور خلاف انصاف کام کرنا چاہئے انصاف سے کام کیا جاوے اسمین چاہے کچھہ ہی کیون نہو بہت باتین ایسی ہین کہ جو لوگ بے گناہ ہین وہ سنائے نہ جائین اور اگر ایک مرتبہ بھی مسلمانون مین برہمی آگئی اور وہ بیدار ہو گئے اور گون کو ثابت ہوا کہ مذہب اسلام کے جاتے رہنے کا خوف ہی اور جہاد کا کلمہ لوگون کی زبان پر آیا تو نہین معلوم کہ کیا کیا خرابیان اون عیسائیون پر پرینگے جو شام اور مصر اور مشرق مین ہین گو شام و ارمنی اور یونان اور کوپٹک عیسائی دور دور ہین اور ایک دوسرے سے کچھ تعلق نہین ہے بلکہ اسپر بھی اونکی جانب نظر رکھنا چاہئے جن عیسائیون تک مدد پہنچنا چاہے وہان پہنچ جاویگی مگر جو عیسائی دور ہین اونکی مدد مشکل سے ہوگی فقط اکولہ اخبار اردو

بخدمت جناب مخدوم و مکرم حضرت محمد شریف صاحب دام اقبالہ

بعد سلام مسنون الاسلام

اخبار نامدار منشور محمدی جو حضور نے انجمن اسلام مین مرحمت فرمایا تھا اسکا شکر اول منصرم صاحب انجمن اسلام نے ادا کیا اسکے بعد اور ممبرون نے ادا کیا لیکن پھر اخبار نہین آیا اور نہ حضور نے اس خاکسار کا شکریہ درج اخبار فرمایا اور انجمن سے مسکین کو یہہ ارشاد ہوا کہ تم بھی اسکا شکریہ لکھو اسواسطے اب حضور کو دوبارہ اسکے چھاپنے کے واسطے تکلیف دیتا ہے اب وہ مطالب اور اغراض حضور مین عرض کرتا ہی کہ جسکا ایک مدت سے خواہشمند تھا اور اب حضور کے اقبال سے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد برآوینگے

اول غرض اس انجمن کی یہہ ہی کہ اسوقت جو لوگ ہر طرح کے علم و ہنر سے غافل ہین کہ کلمہ کے معنے تک نہین جانتے اور نہ حضرت کے نام و نشان سے واقف ہین اسلئے بہت سے سست ایمان اپنا قدیم مذہب چھوڑ چھوڑ کر بے دین ہوتے جاتے ہین یہہ انجمن چاہتی ہی کہ اون کو اسوقت زبان مروجہ مین علم دین سکھلاوے تاکہ اپنے سچے دین کے فضایل سے ہوکر کسی کے دہوکے مین نہ آوین

دوسری غرض اس انجمن کی یہہ ہی کہ جو لاوارث لڑکے مسلمانون کے سرکار مین بھیجے جاتے ہین اور اگر کوی اونکو طلب کرتا ہی تو سرکاری ملازم بلا عذر دیدیتے ہین اور جب کوئی اونکا خواہان نہین ہوتا تو سرکار پادریون کے سپرد کرتی ہی وہ اونہین کے روشیان کھاکر اور اونکا علم پڑھکر کرستان کہلاتے ہین اونکی پرورش و تعلیم انجمن سے ہوگی تیسری غرض اس انجمن کی یہہ کہ جو مسلمان لاوارث مرجاتے ہین انکو سرکاری ملازم بھنگیونسے اٹھاکر پھکواتے ہین اونکا کچھہ گور و کفن نہین ہوتا کہ جس سے ہندوستانیون کی قومی ہمدردی ظاہر ہو اور مخالفونکا طعن ہمپر سے دور ہو جاوے جو وہ کہتے ہین کہ مسلمان رئیس بلکہ عامی سے ادنی تک ایسے بیوقوف ہین کہ

شادی بیاہ تولد غمی وغیرہ اور تیوہارات مذہبی مین اپنی نامور
کے واسطے اپنی خواہش کے موافق توسیکڑون روپیہ خرچ کرتے
ہین مگر خدا کے واسطے کہ جسنے جان وملل سب کچھ دیا اوسکے
واسطے کچھ نہین کرتے کہ ان احتیاجات کا بیسوان حصہ بھی
اگر جمع کیا جاوے تو سیکڑون یتیم کی پرورش اور محتاجون
کا گور کفن اور تعلیم علم وہنر فن کی ہوا کرے جیسا کہ عیسائی
کرتے ہین اونکا پیسہ تو صرف رندیون اور بھڑوون کا حق
ہی انکے مال مین خدا کا حصہ نہین وہ مغصوب الہی ہین یہہ
ہمارے تمام بھائی مسلمانون کے واسطے نہایت مقام
ندامت کا ہی یہہ انجمن اسکا بخوبی انتظام کریگی چوتھی
غرض اس انجمن کی یہہ ہی کہ جو لوگ واجب الرحم ہین جیسا
کہ صابرین اور متوکلین وغیرہ انکا حق از روے قرآن
مجید وحدیث شریف مسلمانون پر سب سے فرض زیادہ ہی
یہہ ایک ایسا فرض خدا کا ہی کہ جب یہہ ادا نہین کیا جاتا اوو
مقبولان الہی تکلیف فاقہ کی نہین اوٹھا سکتے اوسوقت
قہر الہی نازل ہوتا ہی جیسا کال وبا چیچک وغیرہ ہین جسطرح
اگلے امتون پر اونکی نافرمانیون کے باعث آفات نازل
ہوا کرتے تھین یہہ انجمن چاہتی ہے کہ تمام بندگان خدا
کو اس قہر الہی سے بچانے کے واسطے کوشش کرے
تاکہ لوگ قہر الہی سے بچکر سعادت دارین حاصل کرین
اور جو فائدہ انسان ہونیکا ہی حاصل کرین۔

پانچوین غرض اس انجمن کی یہہ ہے کہ جو مکانات متبرک
جیسا مسجد مزار قبرستان وغیرہ جو بزرگون کے بنائے
ہین اور ویران پڑے ہوے ہین اونکی حفاظت آپ
کرے اور اس متبرک کام کے چندہ مین سبکو شریک
کرے **چھٹی** غرض اس انجمن کی یہہ ہی کہ اسوقت جو مسلمان
بباعث نجاننے ہر یک علم وہنر کے روز بروز تباہ
ہوتے جاتے ہین اور انکو بجز نوکری سرکاری کے کوی
دوسری تجویز اپنی بہتری کی نہین سوجھتے یہہ انجمن اچھی
اچھی علم وہنر وتہذیب اخلاق اسکو سکھلاوے تاکہ
کہ مسلمانون سے یہہ افلاسی اور محتاجی دور ہو جاوے
طرحطرح کے کاروبار پھیلا دیگی کہ کوئی بشر کام سے
خالی نرہے یہہ غرض جسپہ بالفعل عرض کرتا ہون باقی
انشاء اللہ بعد اسکے عرض کریگا ان چھ معروض کو حضور بغور
ملاحظہ فرماکر جو کمی بیشی اسمین منظور ہو کر دیجئے اور اپنی
راے کے ساتھ اسکو مندرج اخبار فرمائیے کیونکہ حضور
خاکسار کے مربی ہین اور دعا کیجئے کہ اللہ تعالی اس انجمن کی
ترقی روز بروز زیادہ کرے یکشنبہ کے روز بعد نماز
مغرب سے نو بجے تک یہہ مجلس جمع رہتی ہی اور
تمام اور اکثر ہندو بھی گاہے گاہے اسمین آتے ہین
اور چندہ کی وصولی ہو رہی ہی قوم قوم کے معزز اور
چودھری بلاے جاتے ہین اور انکو سنایا جاتا ہی کہ
جسقدر جسکو توفیق ہو ایک درمی سے روپیہ تک اس
چندہ مین شریک ہو اس مجلس کا نام جمہور رکھا گیا ہی
دوسری مجلس شورہ جو ہفتہ کے روز مقرر ہے اور اسمین
خاص لوگ ہوتے ہین شروع محرم سے اسکا چندہ

ماہوار یا سالیانہ شروع ہوا ہی اور عنقریب ایک سو پچیس روپیہ
کے ہوگیا ہی فقط راقم سراج الدین احمد

مرسلات

جناب معلے القاب صاحب مہتمم منشور محمدی کے خدمت والا میں حسب
مین یہہ فقیر محمد میرزا موحد گزارش کرتا ہی کہ پرسون ایک مسلمان
ایک رسالہ مسمی بہ نصرت احمدیہ در ہزمیت عمادیہ مطبوعہ مطبع
فاروقی دہلی میرے پاس لایا مین نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ
کے مضامین سے اپنے ناظرین اخبار منشور محمدی کو بھی مطلع
کرون تاکہ پادری عماد الدین کے لیاقت اور تحقیقات مذہب
کا دعوی سب پر اظہر من الشمس ہو جاے اور عیسائیون کے
پیش امام پادری موصوف کا حال قال ہر کس و ناکس کو معلوم
ہو کہ وہ اتنے پانی مین ہے سو وہ یہہ ہے

نصرت احمدیہ - در ہزمیت عمادیہ

بعد حمد خدای واحد بے حد و جلول و بیس نعت حضرت محمد
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم احقر زمین بندہ و والمنین
فقیر احمد حسن ارباب مذاق و شائقین تحقیق کی خدمت
مین عرض پرداز و مدعا نگار ہی کہ ایک عرصہ بعید و مدت
مدید سے عیسائیان دہلی مین پادری عماد الدین پانی
پتی کی آمد آمد کی خبر تھی مشتاقونکی شب و روز چہ گفت
پر نظر تھی یکم مارچ ۱۸۷۱ع کو منشی خیر الدین برادر حقیقی عماد
الدین نے فدوی سے کہا کہ پادری صاحب شہر امرت سر سے
بقصد مناظرہ لکھنو جاتے ہین دہلی بھی تشریف لاوینگے
اور چندے قیام فرماوینگے یہانبھی شائقین گفتگو کو خبر دو

کہ خوب سے کتابین دیکھ لو فدوی یہہ خبر فرحت اثر سنکر دلی
کے مناد یان فرقان حمید سید احمد علی و محمد عبد المجید کے پاس
آیا اور انکو یہہ مژدہ سنایا یہہ تو ہمہ تن مشتاق ہی تھے اور
فن مناظرہ مین طاق فرمایا کہ آنے دو صبح ۶ مارچ ۱۸۷۱ع کو
سنا کہ پادری صاحب تشریف لاے ہین یہہ منتظر کہ کوئی
ہم کو بلاے جب وہان سے کوئی نہ آیا دل مشتاقان
گھبرایا دونو صاحب تلاش ملاقات پادری صاحب گھر سے
نکلے جو بندہ با بندہ وہ راہ مین ملے بعد مزاج پرسی استفسار
حال قیام و عدم قیام کیا پادری صاحب نے چار روز کا نام لیا
لکھنو جانے وغیرہ کا سبب دریافت فرمایا پادری صاحب
نے یہہ بتایا کہ مسیح کے نام کی منادی ہر شہر کے کوچہ و
بازار مین کرنا اور چلدینا سید احمد علی نے پوچھا آج یہان بھی
منادی ہوگی فرمایا ہان ہوگی اس اثنا مین منشی خیر الدین بولے
میر صاحب اسوقت ہم مکان کو جاتے ہین آپ تکلیف
تصدیع فرماوین ملاقات کو پھر کسی وقت تشریف لاوین
یہہ کہکر پادری صاحب اپنے مکان کو چلدیے یہہ دونو
صاحب بھی راہی ہوی پھر چار گھڑی بعد روز باقیماندہ
پھر اہی تار اچند احباب ہندو و مسلمان زیر جامع مسجد دے
صاحب کی منادی سننے کو آئے اور پادری صاحب
بھی ہمراہ دو عیسائیون کے جگہ مذکور پر تشریف لاے
لیکن نہین معلوم کہ منادی سے کیون احتراز کیا قاضی کے
حوض کا رستہ لیا یہہ لوگ تھوڑی دیر وہان ٹہرے
پھر یون سمجھے شاید پادری صاحب وہان منادی کرینگے

بھی وہین چلین جب یہہ لوگ قاضی کے حوض کو چلے پادریصاحب
راستہ مین ملے انسین دوچار ہوے منادی نکرینیکا سبب استفسار
فرمایا عدم قیام بتایا فرمودہ اول کا کچھ خیال نہ آیا مولوی الفت
حسین صاحب مدرس مدرسہ تعلیم المتعلمین نے فرمایا پادری صاحب
آج آپکو منادی کرنی ضرور چاہئے مشتاقون کو خالی پھیرنا نہ چاہئے
پادری صاحب نے نہ مانا اور فرمایا کہ ماحصل منادی کا یہہ ہے
کہ جو کوئی ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائیگا نجات
پائیگا اور جو ایمان نہ لائیگا نجات نہ پائیگا سید احمد علیصاحب
نے فرمایا پادریصاحب آپنے بڑی غلطی کھائی یہہ بات
آپنے نجات کے بالکل خلاف فرمائی ؎ ترسم
نرسی کعبہ اعرابی ۔ کین رہ کہ تو میروی بہ انگلستان ست ۔
صاحب راہ نجات یہہ ہی کہ جو کوئی خدا کو واحد لاشریک جانے
اور عیسی علیہ السلام کو اسکا بندہ اور رسول اور محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین
مانے اور انکے حکمون پر عمل کرے نجات پاویگا ورنہ حیات
ابدی سے محروم رہجائیگا اور جو کوئی اسکے خلاف بتائے
ہمین اپنی تحقیق سنائے پادری صاحب نے کہا یہہ باتین
کسی مکان پر کیجئے میر صاحب نے کہا پادری تاراچند کے مکان پر
چلئے دیر نکیجئے پھر تو پادری صاحب نے کچھ سوچا اور فرمایا
گفتگو سے کیا ہوتا ہی یہہ بارہ سو برس کا جھگڑا ہی کہین
فیصلہ ہوتا ہی میر صاحب نے فرمایا فیصلہ کیون ہوگا اگر آپ
منصف ہین ابھی ہوجائیگا ورنہ دل کا ارمان تو نکل جائیگا
آپکو اپنی تحقیق کا حال تو کھلجائیگا گو مسند پر بیٹھجائے
پر تو مان جائیگا پادری صاحب نے اسکا جواب نہ دیا اور فرمایا
میرے کتابون کے جواب لکھو میر صاحب نے کہا اگر گفتگو
کیجئے جلدی فیصلہ ہوجائیگا حق و باطل ظاہر ہوکتا ہو نکا مطلب
بھی حل ہوجائے مولف کو چھوڑ کر تالیف مین کیون وقت
ضایع کیا جائے مشہور ہی کہ تصنیف رہ مصنف نیکو کند بیان
جب پادری صاحب کو کچھ بن نہ آیا اور کوئی راستہ نہ پایا
بموجب عادت شریف خود قول اول کو فراموش کر فرمایا
مجکو اتنی فرصت نہین جو زبانی گفتگو کرون اور ان جھگڑون
مین پڑون یہ سچ ہی دروغ گو را حافظہ نباشد میر صاحب نے
کہا ابھی کیا فرمایا تھا اب کیا فرماتے ہین لکھنو اور کلکتہ کیون نہ
جاتے ہین ؎ آمدی و حسرت وصل از دلم برداشتی ۔
حسرتی بود از وصل آن ہم من نگذاشتی ۔ الغرض جب
پادری صاحب نے گفتگو سے آنکھ چرائی اور مناظرہ سے جان
بچائی محمد عبد المجید صاحب نے وہان غروب آفتاب تک
منادی قرآن فرمائی موافق و مخالف کے دل مین نبوت
نبی آخر الزمان علیہ التحیہ والسلام ایسی برہان لاجواب
سے نقش کالحجر کیطرح جمائی کہ کسی مخالف نے باوجود
موجود ہونے کے اپنے مین بات کرنے کی جرات نہ پائی
وعظ کیا فرمایا گویا فرمان عہد الست بربکم یاد دلایا یا قالو
بلی سبکے زبان پر آیا کسیکو سوا سر جھکانے کے اور
بجا فرمانے کے بن نہ آیا ۔ ۷ مارچ کا حال سنئے مولوی
جان محمد صاحب کشمیری سے پادری صاحب کی ملاقات
ہوی وہان کچھ دین کا ذکر آیا مولوی صاحب نے فرمایا

پادری صاحب دین اسلام چھوڑ کر دین عیسوی اختیار کیا ہی
اوسمین کیا نفع مبادہ دیکھ لیا ہی بیان فرمائے ہمین بھی اپنی
تحقیق کا حال سنائے پادری صاحب نے مولوی صاحب
موصوف سے گفتگو کا اقرار کیا شب کو شعر سعدی کا یاد
آگیا اون سے بھی انکار کیا شعر ؎ چو دربستہ باشد
چہ داند کسی کہ گوہر فروشست یا شیشہ گر ۸ مارچ
کو یہہ کیفیت گزری کہ پادری صاحب پادری تاراچند صاحب
کے مکان پر تشریف لائے سید احمد علی صاحب و محمد عبدالمجید
صاحب بھی ہمراہ چند احباب ہندو و مسلمان کے وہان
اتنے مباحثہ کی پھر درخواست کئے پادری صاحب نے یہہ
گفتگو شروع کی اور محمد عمر صاحب طالب علم مدرسہ دارالعلوم
دہلی نے جواب کی طرف توجہ کی -

نقل گفتگو ہو بہو

پادریصاحبکا قول قاعدہ مقررہ اہل اسلام
یہہ ہی کہ عیسائیون سے ایسے امورات مین الجہتے ہین جو ہمارے
اور اونکے دین مین مسلمات مین ہین جیسا ثابت کرنا وجود
خداوندیکا اور جواب دینا دہریون کا جیسا کہ ہم پر لازم
ہی ویسا ہی اہل اسلام پر پس باہم الجھنا ذات و صفات
خداوندی مین عبث ہی -

محمدعمرصاحبکا قول فرمودہ جناب مسلم بعض امور
مشترک ہین ہم مین اور آپ مین لیکن بعض کچھ ہمان بطور
قدر زاید کے پائے جاتے ہین کہ ہمارے دین مین وہ
قدر زاید متحقق نہین مثلاً توحید کہ ہمارے دین اور تمہارے
دین دونون مین مسلم ہی اور ہونا قدر زاید کا آپ کے ہان
جیسے تثلیث کہ تم اسکا دعوی کرتے ہو ہم نہین کرتے پس اثبات
توحید ہم پر ضرور نہین کیونکہ یہہ مسلم طرفین ہی پر آپ پر اثبات
تثلیث ضرور اب جیسا کہ ہم منکران توحید پر اثبات مسئلہ توحید
کرتے ہین ویسا آپ اثبات تثلیث نہین کر سکتے اگر ہاتھ
کر سکتے ہو تو کرو -

قول پادری صاحب کا ہان امر ہم یہہ ہی کہ اثبات
کتب سماویہ طرفین کیا جاوے تا اوس سے انتقال
طرف تسلیم کرنے نبوت انبیاء مسلمہ طرفین کی بخصوصیات مخصوصہ
ہو جاوے اور ثبوت امورات دین ہر ہر واحد کا ہو جاوے

محمد عمر صاحب کا قول ایسے امر کو اہم سمجھنا بعید از
عقل سلیم و فہم مستقیم ہی کیونکر ایمان لانا ذات خداوندی
پر اور تسلیم کرنا نبوت کا مقدم ہی تسلیم کرنی اون احکام سے
کہ جو کتاب منزل مین مذکور ہین یا مقدم ہی نفس تسلیم کتاب
کیونکہ کتاب اسوجہ سے تسلیم کیجاتی ہی کہ ماجاء بہ الرسول سے
ہی اور جو ماجاء بہ الرسول سے ہی وہ بوجہ تسلیم کرنے رسالت
رسول کے مسلمات سے ہی پس یہہ کتابین توریت و
انجیل وغیرہ بھی علی ہذا القیاس اور یہہ نتیجہ بطور شکل اول
کے بیان کیا ورنہ یہہ امر بھی ہم سے ممکن ہے کیونکہ ہمارے
کتاب بسبب فصاحت اور بلاغت کے اس امر پر دال ہی
کہ یہہ کتاب منزل من اللہ ہی اور آپ تو دعوی ہی اس
امر کا نہین کرتے کہ توریت یا انجیل وغیرہ کی عبارت
ایسی فصیح ہی کہ قدرت بشری سے خارج ہی پس ثابت

کرنا کتاب فرقان کا منزل من اللہ قبل از تصدیق نبوت نبی
مسلم جناب ختمی مآب آسان اور آپ پر مشکل پس یہہ دعوی ہمتا
منہدم مذہب تمہارے کا اور موید مذہب ہمارے کا پس آپکو
لازم ہی کہ پہلے اثبات تثلیث اور بعد اثبات نبوت کرین
تا احکام ما فرنگ نبوت پہونچے اتنی ابہہ باتین سنکر پادری
صاحب نے کچھ جواب ندیا۔

محمد عمر صاحب قول تثلیث کے کیا معنی۔ **پادری**
صاحب تثلیث قید متشابہات سے ہی جیسے اکثر
امور آپ کے دین مین پاے جاتے ہین **محمد عمر صاحب**
متشابہ کے کیا معنے۔ **پادریصاحب** کیا تم نہین جانتے
محمد عمر صاحب جناب ہی بیان فرماین پادری
نے متشابہ کے کچھہ معنے نہ بتانے محمد صاحب نے یہہ معنی فرمانے
محمد عمر صاحبکا قول متشابہ اسکو کہتے ہین کہ خفا
رکہتا ہو باعتبار معنی کے اور ادراک اوسکا غیر مرجو ہو
یعنے کسی طریق پر اوسکا ادراک نہو سکے فقط ایمان لائین
ہین اس امر پر کہ جو کچھ اوس سے مراد ہی وہ عند اللہ حق ہی
اگر تثلیث کا ایسا ہی حال ہے تو آپ تثلیث کے لفظون
پر ایمان لائین ہین اصلاً و مطلقاً اوسکا علم آپ کو حاصل نہیں
کیونکہ حکم متشابہ کا توقف فی التامل ہے یا ایمان اوسکے
معنے پر کہتے ہین اگر شق اول مراد ہی تو ممکن ہے کہ
اوسے توحید صرف مراد ہو پھر اگر شق ثانی ہے تو ایمان
عبارت از تصدیق ہی اور تصدیق مین یقین مصدق ہو
ضرور ہے ورنہ تصدیق مین اور شک مین فرق باقی نرہیگا

اطلاع

ساکنان بندر بمبئی کی خدمت مین یہہ عرض ہی کہ جن
صاحبون کو خریداری اخبار منشور محمدی کی منظور ہو تو
ہمارے احبت جناب محمد ہاشم صاحب ساکن نوانا
کپاڑا متصل کہنڈ تالاب مکان نمبر ۱ سے بات چیت
کرلین اور پیشگی و عطیہ جو کچھ دینا ہو صاحب موصوف کو
دین اور رسید انسے حاصل کرلین پس اونکی خدمت مین
اخبار یہان سے پہنچتا رہیگا فقط۔

اشتہار

شایقان حدیث مصطفوی و عاشقان سنت نبوی
کو مژدہ ہو کہ درین ایام میمنت التیام کتاب حدیث
موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی معہ شرح مسوی
فارسی حاوی المتن و مصفی عربی بر حاشیہ تصنیف
آیۃ من آیات اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی مرحوم و مغفور کی مطبع فاروقی واقع دہلی
مین چھپ چکی ہے قیمت اسکی ہیچ قرار پائی ہے
کسی کو اسکی خواہش ہو تو جناب مولوی غلام محمد اکبر خان
صاحب دہلوی محلہ مسجد خلیفہ جیو یا مولوی غلام العلے
القصوری ساکن امرت سر کے معرفت سے قیمت و
محصول ڈاک بھیجکر منگوالین ورنہ حسرت دل مین
رہجاوے گی فقط۔

روس و ترکی

پچھلے اخبار کے مطالعہ سے ناظرین باعزو تمکین یہہ خبر معلوم کیے ہون گے کہ شاہ روس نے پھر سلاطین اعظم یورپ کی پیچھہ چڑہا ہی اور مقدمہ ترکی کو از سر نو تازہ کرنے اور اپنے سابق کے دعون کو سرکار ترکی اقبال کرنے کے واسطے اسکے نسبت شاہان مذکور پر جبر و تعدی ظاہر کرنے بلکہ درصورت ضرورت دست بہ شمشیر ہونے کے باب مین بالکل مصر ہوا ہی اور انسے یہہ درخواست کی ہے کہ جناب اپنے دعون کو اہل دول ترکی بلا تعرض مان لینے کے واسطے انہین مجبور کرنے کے باب مین شاہان مصدر اپنے کو قول دیوین اور اسمعنی کے ایک مچلکہ پر دستخط کرین۔ بیسوین ماہ روان کے بعد آئین سو اخبار تار سے علی الخصوص جو بیسوین اور پچیسوین کے کو الیف سی یہہ مفہوم ہوا کہ سرکار روسیہ اپنے مقصدین کامیاب نہین ہوی اور اسکے مکر و فتور کا طلسم ٹوٹ گیا لہذا مخبرین روس برٹش گورنمنٹ سے بگڑ کر اسکی شکایت کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ بے عزتی کو اختیار کرنے یا دست بہ شمشیر ہونے کے واسطے اسنے سرکار روس کو اختیار دی ہے

اسبنا ناظرین یہہ معلوم کیا چاہئے کہ جواب مذکور دیا جانے سے پیشتر بہ معرفت جنرل اگناتیف کے جو کہ بحیثیت سفیر مخصوص استریہ و جرمنی و فرانس اور انگلنڈ کو منجانب روسیہ بطور نائب ابلیس علیہ اللعنہ کے شاہان عظیم یورپ کو تازی ترغیب اور اشتعالک دینے کے غرض سے حال ہین

وانہ کیا گیا تھا مچلکہ مذکور کے چند شرط اور مضامین مین تبدیل و تغیر کرنے کے باب مین سرکار انگلستان اور روسیہ کے درمیان خط و کتابت ہوی اور اسمین کچھہ تبدیل و تغیر اور صلح کی گئی اور سکو اہالیان روس نے پسند کیا اور یہہ لکھا کہ اگر اور بھی تبدیل و تغیر کرنا مناسب سمجھا جاوے تو سرکار انگلستان بندے کو اس کام سے باز نہ رکھے مگر سرکار مذکور نے اس سے یہہ درخواست کی کہ جو فوج کہ بہ ارادہ جنگ روانہ کیگئی ہی سو اسکو منتشر کرنے کے واسطے اہالیان روس اور افواج کرین اور کفالت دیوین بجز اس صورت کے مچلکہ پر دستخط کرنے کے باب مین غور تجویز نہ کی جاوے گی۔

اہالیان روس جو کہ دغا اور فریب سے شاہان اعظم یورپ کو اپنے دام فریب مین لانے کی سعی و کوشش کر رہے ہین درخواست مذکور کو اقبال کرنا ممکن نہین کیونکہ انہون نے یہہ تجویز کی ہی کہ پہلے اپنے خاطر خواہ بندوبست کر لیکر بعد ازین ترکی سے جنگ شروع کرین۔

غرض درخواست مزبور کا جواب اس طور سے دیا گیا کہ سرکار ترکی اپنی فوج بحری و بری کو گھٹا دیوے اور اسکے و مانتی نگرو کے درمیان کامل طور پر صلح ہووے اور ہمارے حسب خواہش مچلکہ پر سلاطین یورپ دستخط کرین سو صورت مین ہم اپنی فوج کو منتشر کرینگے۔

سلاطین اعظم یورپ کچھہ نادان اور کوتہ اندیش نہین ہین لہذا اس امر کا وقوع کہان تک دشوار ہے۔

قطع نظر اسکے اگر بالفرض وے اہالیان روس کے حسب